''ابن صفی مشن اور ادبی کارنامہ''...... تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر فیض رسول انصاری، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج شاہدرہ، لاہور

Abstract

IBNE Safi is a famous urdu novelist, humourist, sketch writer, author, poet and one of the best detective writers. This article pays tribute to him for his services in the fields of knowledge and introduces and analyses the book "Ibne Safi Mission and Literary Feat". This book was brought out in India. It contains ten chapters. The book in question deals with biography of Ibne Safi and different literary aspects. This book is a useful and beautiful anhthology of the writings of leading literary personalities of both India and Pakistan.

مقبول ترین اور لازوال ناول نگار، مزاح نگار، خاکہ نگار، بہترین انشائیہ نگار، معلم و رہبر اخلاق، فلمی کہانی نویس، مکالمہ و منظر نگار، مفکر و دانشور، دور اندیش ادیب و شاعر، مصور اور اُردو ادب میں جاسوسی سنسار کا بے تاج بادشاہ و تخلیق کار ابن صفی (۲۶ جولائی ۱۹۲۸ء۔۲۶ جولائی ۱۹۸۰ء) مرحوم و مغفور کسی تعارف کا محتاج نہیں۔انہوں نے اپنی زندہ و جاوید اور منفرد نگارشات سے اُردو ادب کو نئے امکانات اور رجحانات سے روشناس کرایا۔اُن کے تخلیقی عجوبے ۱۹۵۲ء سے اُس وقت تک آسمانِ ادب پر قوس قزاح کے متنوع رنگ بکھیرتے رہے جب تک فرشتہ اجل نے اُن کے ہاتھ سے سحر انگیز قلم نہیں چھینا۔اُن کے فن پارے ہمیشہ اپنے قاری کو ظلم و استحصال، جھوٹ و فریب، درد و کرب اور مایوسی و نا اُمیدی کی فضاؤں سے نکال کر عزم و استقلال، جرأت و بے باک اور مشکل ترین حالات میں جینے کا ہنر سکھاتے رہے۔

ابن صفی کا اصل نام ''اسرار احمد'' تھا۔آپ اتر پردیش، الہٰ آباد کے قصبہ نارہ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے اور اسی مناسبت سے تخلص ''اسرار ناروی'' اختیار کیا۔بحیثیت افسانہ نگار ''طغرل فرغان'' کے نام سے مشہور ہوئے لیکن ناول نگاری کی دُنیا میں ''ابن صفی'' کے نام سے امر ہو گئے۔والد کا نام صفی اللہ (و:۱۹۶۷) اور والدہ کا نام نفیرہ بی بی (و:۱۹۷۸ء) تھا۔تعلیمی مراحل الہٰ آباد ہی میں طے کئے اور تین سال تک بحیثیت معلم خدمات سرانجام دیں۔پہلی شادی ''فرحت جہاں'' سے ہوئی، ان سے کوئی اولاد نہیں۔۱۹۵۳ء میں دوسری شادی ''ام سلمیٰ خاتون'' (۱۹۲۸ء۔۲۰۰۳ء) سے ہوئی۔ان سے چار بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔تیسرا نکاح (۱۹۶۹ء) ''فرحت آراء'' خاتون سے ہوا۔یہ تعلیم یافتہ اور خوش نویس خاتون تھیں۔جو ابن صفی کے ہاں سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔ان سے کوئی اولاد نہیں۔ابن صفی کی پہلی کہانی عادل رشید (محمد منظور الحق، و:۱۹۸۲ء) کے ہفت روزہ ''شاہد'' میں ''ناکام

آرزو'' کے نام شائع ہوئی۔ اس وقت ابن صفی ساتویں جماعت کے طالب علم تھے۔ جب آٹھویں جماعت (۱۹۴۲ء) میں آئے تو ایک شاہکار نظم ''آخری التجا'' تحریر کی، جس نے اُنہیں دُنیائے ادب سے روشناس کرایا۔ان کا پہلا افسانہ ''فرار'' جون ۱۹۴۸ء مطبوعہ ماہنامہ ''نکہت'' الٰہ آباد، پہلا ناول ''دلیر مجرم'' (فریدی۔حمید) مارچ ۱۹۵۲ء جاسوسی دُنیا، الٰہ آباد (ہندوستان)، عمران سیریز کا پہلا ناول ''خوفناک عمارت'' اگست ۱۹۵۵ء پاکستان اور پہلے سلسلے وار ناول کی ابتداء (پہلا شعلہ، دوسرا شعلہ، تیسرا شعلہ، جہنم کا شعلہ) ۱۹۵۶ء میں منظر عام پر ظاہر ہوئے۔ابن صفی کی جاسوسی ادب کا سرمایہ دوسوانچاس (۲۴۹) ناولوں پر مشتمل ہے۔طنزیہ ومزاحیہ مضامین وانشائیے اور کہانیوں کی تعداد تقریباً ایک سو سے زائد ہے۔متفرق موضوعات پر تقریباً دس کتب ہیں۔مثلاً پرنس چلی، اب تک کہاں تھی؟، تزک دو پیازی، معزز کھوپڑی، بلدران کی ملکہ، شمال کا فتنہ، ڈپلومیٹ مرغ، ساڑھے پانچ بجے، قابل اعتراض تصویر اور آدمی کی جڑیں وغیرہ شامل ہیں۔علاوہ ازیں ایک شعری مجموعہ ''متاع قلب ونظر'' جوتا حال غیر مطبوعہ ہے، شامل ہیں۔ابن صفی ایک ماہ میں چار چار ناول لکھ لیتے تھے۔شب وروز کی سخت محنت ومشقت کے باعث شیز وفرینیا کا شکار ہوگئے۔اواخر میں معالجین نے لبلبہ کا سرطان تشخیص کیا، جس سے کمزوری بہت بڑھ گئی تھی۔آخر کار جاسوسی ناول نگاری کا یہ شہنشاہ اپنے قارئین کو اداس کر کے ابدی نیند سو گیا۔تدفین پاپوش نگر قبرستان کراچی میں ہوئی۔

ابن صفی کے ناول کا ہر موضوع اچھوتا، نرالا اور منفرد ہوتا تھا۔انہوں نے کائنات کے ہر موضوع پر لکھا مثلاً سیاسی، معاشی، معاشرتی، جنسی ونفسیاتی مسائل، جرائم وسیاست دان، بیوروکریٹس، جاگیردارانہ طبقہ کی ہوس زر، سماج عناصر دشمن، نشہ آور اشیاء کے عالمی سطح پر اثرات، فلمی دُنیا کی کہانیاں، بعض سفارشات خانوں اور طاغوتی طاقتوں کی سازشوں، حساس دستاویزات پر دشمن کی نظریں اور سائنسی اختراعات کا غیر قانونی استعمال وغیرہ۔

محبانِ اُردو کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ اپنے محسنین واکابرین کو کبھی فراموش نہیں کرتے اور مختلف انداز سے انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے رہتے ہیں۔آج کے ترقی یافتہ سائنسی دور میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جرائم کی نوعیت میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ادب چونکہ اپنے معاشرے کی عکاسی کرتا ہے، لہٰذا ابن صفی کا نام ایسے ادباء میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے جاسوسی ادب میں مقصدیت کو ترجیح دی۔وہ معاشرے کا عکاس ہی نہیں بلکہ نبض شناش بھی ہے۔اِسی لیے ادب کے معروف نقادوں اور اُن کے پرستاروں نے ابن صفی کی خدمات کو اُردو ادب پر احسانِ عظیم قرار دیا ہے۔''ابن صفی۔مشن اور ادبی کارنامہ'' پاکستان وبھارت کی نامور ادبی شخصیات کی حسین وجمیل تحریروں کا خوبصورت مرقع ہے۔یہ تالیف ۲۰۱۳ء میں ''اُردو بک ریویو'' دہلی کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی جو ۱۰۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔اس کے مؤلف ومرتب محمد عارف اقبال ہیں۔زیرِ بحث موضوع کا تعلق بھی اسی تصنیف سے ہے۔عمدہ سرورق کے بعد مؤلف نے ''حرف آغا'' کے عنوان سے ابن صفی کا ادبی نصب العین متعین کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ ''ابن صفی کے ناولوں کا بنیادی مقصد سماج سے برائیوں کا خاتمہ اور لوگوں کو قانون کا احترام سکھانا ہے۔مقصدی ادب کا بنیادی نقطہ علم وادب کے ذریعے سماج کی تہذیب وتطہیر ہے۔''[۱] یہ جملہ ابن صفی کے مشن کا

ترجمان ہی نہیں بلکہ اس امر کا شاہد بھی ہے کہ ابن صفی عزم و استقلال کے ساتھ زندگی بھر اُردو کی ترویج و ترقی کے لے مصروف عمل رہے۔ وہ ملکی و عالمی سطح پر سماج میں ہونے والے جرائم اور ظلم و تشدد کو محسوس کرتے رہے اور معاشرے کو اپنے فن پاروں کے ذریعے احساس دلاتے رہے۔ وہ کائنات میں قانون الٰہی اور زمینی قانون کی بالادستی چاہتے تھے۔ انسان کو اعلیٰ و ارفع مقام پر دیکھنا اُن کی زندگی کا سپنا تھا۔ ان کا فکر انگیز پیغام ہر انسان کے دل کے تاروں کو چھیڑتا اور اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ایسی تحریریں ہمیشہ اپنے پڑھنے والوں کے دلوں میں محفوظ رہتی ہیں، لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ بعض لوگوں نے ابن صفی کی تخلیقات کو ادب کے دائرے سے خارج سمجھا، یہاں تک کہ بعض احباب ابن صفی کو ادب کی خدمت کرنے کا مشورہ بھی دینے لگے۔ ایک موقع پر ابن صفی کو اِس امر کا اعلان کرنا پڑا کہ:

> ''مجھے اس وقت ہنسی آتی ہے جب آرٹ اور ثقافت کے علمبردار مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ میں ادب کی کچھ خدمت کروں۔ ان کی دانست میں میں جھک مارتا ہوں.....حیات و کائنات کا کون سا ایسا مسئلہ ہے جسے میں نے اپنی کسی نہ کسی کتاب میں نہ چھیڑا ہو لیکن میرا طریق کار ہمیشہ عام روش سے الگ تھلگ رہا ہے۔''۲

ابن صفی کی تحریروں میں ہمیں آفاقیت کی نغمہ سرائی بھی ملتی ہے اور عالمی اخوت و محبت کی گفتگو بھی۔ تقسیم ہند کے خونی واقعات نے ہر دردمند کو خون کے آنسو رُلایا تھا۔ ایسے نامساعدہ حالات میں ابن صفی نے کس طرح جاسوسی ادب کا انتخاب کیا انہیں کی زبانی سنیے: ''یہ میرا مشن رہا ہے کہ آدمی قانون کا احترام کرنا سیکھے.....جاسوسی ناول کی راہ میں نے اسی لئے منتخب کی تھی۔ تھکے ہارے ذہنوں کو تفریح بھی مہیا کرنا چاہتا ہوں اور انہیں قانون کا احترام بھی سکھاتا ہوں۔''۳

حرفِ آغاز کے بعد دس ابواب پر مشتمل اس تصنیف کے ''پہلے باب'' میں تین مضامین محمد عارف اقبال کے زورِ قلم کا نتیجہ ہیں۔ پہلا مضمون (ابن صفی: ایک نظر میں) ان کی شخصیت، تعلیم و تربیت، عملی زندگی، شاعری، جاسوسی ناول نویسی کے محرکات اور وفات جب کہ ''تشریحی حواشی۔۔۔ابن صفی ایک نظر'' کے حوالے خاندانی پس منظر، شادی، دوست احباب اور پرستاروں،، چند ناولوں کا مختصر تعارف و پس منظر اور آل اولاد کا تعارف بیان کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اس مضمون میں ابن صفی کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ''صدیوں زندہ رہنے والی مطبوعات کی فہرست''، ''جاسوسی دنیا'' کے ناول بہ اعتبار ترتیب اور سن اشاعت، کرنل فریدی، کیپٹن حمید/انور۔ رشید سیریز (مارچ ۱۹۵۲ء سے آغاز ہندوستان) میں ایک سو پچیس (۱۲۵) تصانیف کی فہرست پیش کی گئی ہے۔ اس کے بعد عمران سیریز بہ اعتبار ترتیب اور سن اشاعت (آغاز پاکستان سے اگست ۱۹۵۵ء) ایک سو بائیس (۱۲۲) مشہورِ زمانہ تخلیقات کی فہرست نظر آتی ہے۔ ''عکس مشن۔ آٹو گراف'' میں ابن صفی کی تحریروں کے تین عکسی نقول اور ایک غزل شامل ہے۔ ''ایک صحافی کے جذبات'' میں ''ابن صفی: مشن اور ادبی کارنامہ'' کی اشاعت پر معصوم مرادآبادی کا مختصر مگر پرمغز تبصرہ ہے جس میں شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ ابن صفی کے مشن اور کارناموں پر مشتمل اس دقیق کام کو ''انسائیکلوپیڈیا'' کا نام دیا گیا ہے۔ مشتاق احمد قریشی کی تحریر ''ابن صفی: ایک درویش صفت انسان'' دراصل ابن صفی کی تحریروں کے لئے دفاع اور مخالفین کے لئے مدلل جواب ہے۔ جس میں ابن صفی کی کہانیوں، کرداروں،

موضوعات، مکالموں کے پس منظر اور درویشانہ طبیعت کی ترجمانی کی گئی ہے۔ زیرِ بحث تالیف میں ابن صفی کے بیٹے احمد صفی کا مضمون ''ابن صفی اپنے گھر میں'' تحقیق کے طالب علموں کے لیے مستند حوالے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اُن کی چارپائی ہی اُن کی جائے تحریر تھی۔ گونا گوں مصروفیات کے باوجود اولاد کی تربیت پر خاص توجہ دیتے۔ اُن کے معروف کرداروں عمران اور فریدی دونوں کی جھلک اُن میں نمایاں تھی۔ ابن صفی کے شاگرد رشید ''پروفیسر مجاہد حسین حسینی'' کا مضمون (ابن صفی کا خاندانی و علمی پس منظر اور ادبی رجحان) شاعری اور فکشن کے حوالے سے اسم بامسمیٰ ہے۔ اس مضمون میں ابن صفی کے حلقہ احباب کا ذکر اور دو غزلیں، ایک نظم (مرگھٹ کا پیپل) بطور نمونہ درج ہیں۔ اس میں ابن صفی کی گہری تخلیقی ریاضت، طنز کی گہری نشتریت اور مزاح کی پھلجھڑیاں جیسی خصوصیات کا ذکر ملتا ہے۔

دوسرا باب ''فکر و نظر'' کے عنوان سے ہے جس میں پینتیس (۳۵) نامور نقادوں و محققین اور اہل علم و ادب کے تاثرات و تبصرے شامل ہیں جو اس امر کی دلیل ہیں کہ لاتعداد شائقین ابن صفی ماضی میں بھی موجود تھے اور آج بھی لکھنے والوں کی کمی نہیں مستقبل میں بھی ابن صفی کا پُر زور قلم، اپنا جادو دکھاتا رہے گا پہلا تبصرہ گوپی چند نارنگ (ابن صفی کی مقبولیت سرحدوں میں مقیدنہیں) کا ہے، جس میں اس امر پر بحث ملتی ہے کہ کیا جاسوسی ادب، مقبول عام ادب اور تفریحی ادب کا حصہ ہیں، اسی ضمن میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی بھی ادب میں ایسی حرارت اور کشش موجود ہے کہ ہزاروں دلوں کو متاثر کر سکے تو تاریخی اور ادبی طور پر اُن کا اعتراف کرنا چاہئے۔ معروف نقاد و افسانہ نگار شمس الرحمٰن فاروقی مولف کتاب ہذا کے نام اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے، خرم علی شفیق اور راشد اشرف کی کتب کا حوالہ دینے کے بعد ایڈگر ایلن پو اور آرتھر کانن کی جاسوسی تحریروں کا ذکر کرتے ہیں۔ بعد ازاں قرۃ العین حیدر اور ابن صفی کے پڑھنے والوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ آخر میں اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اُردو ادب کی تاریخ میں ابن صفی جیسا زود نویس اور کثیر نویس ملنا مشکل ہے۔ ڈاکٹر شمس بدایوانی کے مضمون ''ابن صفی: ایک معلم، رہبر اور استاد'' کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن صفی تیسرے درجے کا ادیب نہیں بلکہ اُن کا شمار درجہ اوّل کے ادباء میں ہوتا ہے۔ معروف دانشور اور صحافی عالم نقوی (''ابن صفی'' ابن صفی ہیں) کے مطابق وہ نفسِ انسانی کی معرفت رکھنے والے زمانہ شناس ادیب تھے۔ معروف ادیب و شاعر امجد اسلام امجد اپنے مضمون (ایک ہیرو کی بازیافت) میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایک ایسے معاشرے میں ''جاسوسی'' کے کردار تخلیق کیے جہاں جرم و سزا کا پس منظر موجود نہیں تھا جسے بنیاد بنا کر انگریزی میں اگاتھا کرسٹی، ارل، سٹنلے گارڈنر اور جیمس ہیڈلے چیز او اُن کی طرح کئی ناول نگاروں نے اپنے جوہر دکھائے۔ رئیس امروہی، ''جوئے خون بہتی ہے'' میں داستان اور ناول نویسی کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد اُن کی شخصیت اور کارناموں کا ذکر کرتے ہیں۔ حسن کمال کے تاثرات (وہ منظر یاد آتا ہے) میں ۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۰ء کے دہے کے لکھنو کا پس منظر اور ماحول بیان کیا گیا ہے۔ جس میں ایک چھوٹی سی دکان ''کتابی دُنیا'' کا نقشہ ملتا ہے۔ جس میں لمبی قطار میں کھڑے لوگ بڑی بے چینی سے ابن صفی کے تازہ جاسوسی شمارہ کے حصول کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔ ڈاکٹر امتیاز احمد نے اپنے تاثرات میں کرداروں، جب کہ ڈاکٹر ابرار رحمانی نے بتایا ہے کہ صرف وہ ہی نہیں بلکہ اُس کے

پورے گھر میں ابن صفی کے ناول بڑے شوق سے پڑھے جاتے تھے۔شفیق الرحمٰن اپنے تبصرے میں بتاتے ہیں کہ ابن صفی نے اپنی نگارشات کے ذریعے نئی نسل میں حوصلہ بھی پیدا کیا۔ابوالفاروق سرمدی اُن کی عظمت کے یوں معترف ہیں کہ انہوں نے ادب کی بلندیوں کو چھولیا جس مقام پر پہنچ کر اُن کے متعلق متضاد رائیں سامنے آئیں، یہی اُن کی عظمت کی دلیل ہیں۔ڈاکٹر کوثر مظہری کے مطابق ابن صفی اُردو اسالیب نثر کے صفحے پر دستخط کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پروفیسر فاروق بخشی اُن کی تحریروں میں فلسفہ، ادب، سیاست، اور نفسیات کی باریکیاں تلاش کرتے ہیں۔''ابن صفی:مقبولیت جن کی دشمن بن گئی''میں منظر مہدی فیض آبادی لکھتے ہیں کہ اُن کی تحریروں نے تین نسلوں کو متاثر کیا، شمیم طارق''ادبی فرض کفایہ'' میں نئی دہلی میں منعقد ہونے والے سیمینار کے حوالے جب کہ قاضی مشتاق احمد، پروفیسر آفاق احمد، وکیل نجیب، منظر قدسی، ڈاکٹر فیروز دہلوی، صادق رضا صباحی، شاہد جمیل، ڈاکٹر انور ادیب، ڈاکٹر ریحان انصاری، ڈاکٹر خالد جاوید، نصرت ظہر، منیر الزمان خاں، ڈاکٹر سعید احمد قادری، ڈاکٹر محبوب راہی، اور محمد خلیل کی نگارشات ابن صفی کی شخصیت، فن، خدمات، اسلوب، کردار نگاری اور مختلف حوالوں سے بیش قیمت خزانہ ہیں۔

زیر نظر کتاب کا تیسرا باب''ابن صفی:عصری تناظر میں''کے عنوان سے ہے۔اس باب میں مولف کے ادارتی مضامین شامل ہیں۔جن کی تعداد چھپن (۵۶) ہے۔اگر اس باب کا تعارف بعنوان''جاسوسی ادب''شامل کر دیا جائے تو تعداد ستاون ہو جاتی ہے جس کا ایک ایک مضمون ابن صفی کی مختلف جہتوں، فکر و فن اور شخصیت کے مختلف زاویوں کو سمجھنے کے لئے کافی ہے، جس کا مقصد نئی نسل کو ابن صفی کی زندہ و جاوید تحریروں سے روشناس کرانا ہے۔ان ادارتی مضامین میں اُردو کے نقادوں کو موضوعِ بحث بھی بنایا گیا ہے۔

چوتھا باب''تحقیق و تنقید''سے متعلق ہے جس میں پچیس (۲۵) مضامین شامل ہیں۔ڈاکٹر عقیل ہاشمی، ابن صفی کی انشائیہ نگاری کی فکری و فنی خصوصیات کو اُجاگر کرتے ہیں۔''ابن صفی کا نظریہ اور ادبی نصب العین''، میں راشد اشرف (کراچی) نے مجموعی طور پر ابن صفی کی تحریروں کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد ابن صفی کو ایک محبّ وطن مصنف قرار دیا ہے۔''ابن صفی اپنے افکار کے آئینے میں''عزیز جبران انصاری کا شاہکار مضمون ہے جس میں ذیلی عنوانات کے ذریعے خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کے حوالے سے مشتاق احمد قریشی کا کہنا ہے کہ اگر ابن صفی کے ناولوں کے اہم اقتباسات شائع کیے جائیں تو زبان و بیان کے محاسن کے ذریعے ابن صفی کے ادبی مقام و مرتبہ کو تسلیم کروانے میں ایک اہم قدم ہوگا۔راشد اشرف کے مضمون''ابن صفی کا ادبی مقام، پیش رس کے حوالے سے''، اپنی نوعیت کا دلچسپ مضمون ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ابن صفی کے کل تحریر کردہ دو سو پینتالیس (۲۴۵) ناولوں کے ساتھ ساتھ اُن کے پیش رس بھی اتنے ہی دلچسپ ہوتے ہیں جتنے کہ اُن کے ناول''مستقبل کا استعارہ''کے عنوان سے ڈاکٹر سید تنویر حسین اپنے مضمون میں قراۃ العین حیدر اور انتظار حسین کے ذکر کے بعد ابن صفی کے ناولوں کی اہمیت و افادیت اور اُن کے ناولوں کو مستقبل کا استعارہ قرار دیتے ہیں۔ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی (اُردو زبان و ادب اور ابن صفی کے ناول) ابن صفی کی مکالماتی دُنیا، محمد اسلم غازی (ابن صفی کا ادبی رجحان) نے شاعری، تنقیدی حس اور اصلاحی و تعمیری پہلو

جبکہ لئیق رضوی نے (ابن صفی کی معنویت: عصر حاضر کے تناظر میں) ابن صفی کو زندگی کا نباض اور انسانیت کا نقیب قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر رحمٰن آلولوی، ڈاکٹر عبدالحی اور راشد اشرف طنز و مزاح اور خوش طبعی کے ذکر سے اُن کی تحریروں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں محمد حنیف شعری حوالوں سے، پروفیسر اختر واسع نے ابن صفی کی تخلیقی ہنرمندی کا اعتراف نقادوں کے خیال میں، راشد اشرف (کراچی) نے ''ابن صفی اور اُن کے قارئین کا باہمی ربط میں'' دلچسپ حقائق، ڈاکٹر محمد رفعت نے ان کی اخلاقی اقدار کو ادب میں سمونے کی فنی پہلوؤں، سید خواجہ معین الدین نے اخلاقیات اور انسانی اقدار کے حوالے، ممتاز میر، ابن صفی کو ایک ہمہ جہت قلم کار قرار دیتے ہوئے ابن صفی کی عظمت کا اعتراف، مسعود احمد فرید ابن صفی کی سائنسی معلومات کی اطلاع، مشتاق احمد قریشی کی تحریر اِن لوگوں کی یادگار ہے جنھوں نے ابن صفی کی بیماری کے زمانے جعلی ایڈیشنوں کے ذریعے شائقین ابن صفی کی ضرورتوں کا خیال رکھا، یہ مضامین اپنی نوعیت کے حوالے سے قابل قدر اضافہ ہیں۔ محمد عارف اقبال کی تحریریں ''اُردو ادب میں سرقہ کی بدترین مثال'' اور ''جعلی ناشرین و مصنفین کے ناولوں کے عکس.....تاکہ سند رہے'' اور جرمن سکالر ڈاکٹر سٹینا کا انٹرویو یادگار ادبی مرقعے ہیں۔

پانچواں باب ''ابن صفی: کردار نگاری کے آئینے میں'' ہے جس میں گیارہ مضامین شامل ہیں۔ اس باب میں ابن صفی کا فنِ کردار نگاری اور تاریخی حیثیت اختیار کرنے والے ناقابل فراموش کرداروں کا ذکر ملتا ہے۔ بعض کردار مستقل ہیں مثلاً فریدی سیریز میں حمید کے ساتھ بعض اوقات قاسم، انور اور رشیدہ ہیں۔ عمران سیریز میں جولیا نافٹز واٹر، فیاض، صفدر، خاور، تنویر، چوہان، صدیقی، بلیک زیرو، جوزف سلیمان، سر سلطان اور رحمان صاحب وغیرہ اور بُرے کردار میں۔ سنگ ہی اور تھریسیا بہت مشہور ہوئے۔ نسوانی کرداروں میں عمران کی بہن، ثریا، مجرم کرداروں میں تھریسیا اور لیڈی مونیکا شامل ہیں۔ لئیق رضوی ''جاسوسی ادب کے جنس زدہ کردار'' کے عنوان کے تحت بتاتے ہیں کہ ابن صفی حقیقت نگاری بیان کرتے ہوئے عریانی و فحاشی کی حدوں سے دور رہتے ہیں۔ خرم علی کے مضمون (ابن صفی کا ایک تاریخی کردار۔ محبوب نرالے عالم) میں ایک سچ مچ کی شخصیت جو اپنے آپ کو خاندان مغلیہ سے ظاہر کرتے ہیں، متعارف کرایا ہے۔

''چھٹا باب'' ابن صفی کے چند ناولوں اور تبصروں پر مشتمل ہے۔ اِس میں دس (۱۰) قلمکاروں کی نگارشات ہیں، جن میں عبدالحی، ڈاکٹر شاد عثمانی، ڈاکٹر شکیل، رویدہ خان، حکیم جی۔ این ڈار، ڈاکٹر عبدالرحمٰن، ڈاکٹر منظر اعجاز اور مشتاق احمد کے تبصرے شامل ہیں۔ یہ تبصرے جاندار، پُر مغز اور فنِ تبصرہ نگاری کے اصولوں کے مطابق ہیں۔ اِن تبصروں کی خاصیت یہ ہے کہ عام قاری بھی مطالعہ کے بعد اصول تبصرہ نگاری سے شناسائی حاصل کر سکتا ہے۔

''ساتواں باب'' ''ابن صفی سے مکالمہ: انٹرویو'' کے عنوان سے شامل ہے جس میں محمد بدر منیر، عزیز جبران انصاری ریڈیو پاکستان اور ابرار صفی، مارننگ نیوز کے ابن صفی کے مکالمے ہیں۔ اِن میں دلچسپ سوالات کے پُر مغز جوابات شامل کیے گئے ہیں جو ابن صفی کی شخصیت و فن اور عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

''آٹھواں باب'' ابن صفی کے ناولوں سے لیے گئے ''فکر انگیز زریں اقتباسات'' کے انتخاب پر مشتمل ہے جسے محمد عارف اقبال نے ترتیب دیا ہے۔ مکالموں کو جوں کا توں رکھا گیا ہے۔ ہر اقتباس کا عنوان بھی درج ہے تاکہ قاری ایک ہی

نظر میں موضوع سے متعلق اپنا فیصلہ کر سکے۔اقتباسات ان سے ابن صفی کے ادبی رجحانات کو سمجھنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

نواں باب ''منتخب تخلیقات: حصہ نثر'' ہے۔اس میں ابن صفی کے چار مضمون، ایک انشائیہ اور پیروڈی شامل ہیں۔ پہلا مضمون ''میں نے لکھنا کیسے شروع کیا'' میں ابتدائی عمر میں ابن صفی کے مطالعہ کی رغبت کا بیان ہے دوسرا مضمون ''قواعد اُردو'' کے بارے میں ہے جس میں صرف ونحو پر بحث چلتی ہے۔اس کے ذیلی عنوانات مثلاً، جملہ کی قسمیں، مذکر ومؤنث فعل اور اس کی قسمیں وغیرہ۔ بیان کی گئی ہیں۔''آب وفات''،''آب حیات'' کی پیروڈی ہے۔ جو ماہنامہ ''نکہت الٰہ آباد'' سے ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔ابن صفی نے طغرل فرغان کے نام سے پہلا انشائیہ (فرار) لکھا جو جون ۱۹۴۸ء میں ''نکہت'' میں شائع ہوا۔ایک تبصرے پر پیروڈی ''اختلاج نامہ'' کے عنوان سے شائع ہوئی۔

''شعری تخلیقات'' کے عنوان سے دسواں باب شامل ہے جس میں ابن صفی کی ایک نعت بہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، دس غزلیں، پانچ نظمیں اور ایک قطعہ شامل ہے جو اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ موصوف کی ہمہ جہت ادبی شخصیت میں شعر گوئی کا بھی ایک واضح توانا اور باوقار مربوط نظام بھی موجود ہے۔اس کے بعد ''اُردو بک ریویو......اُردو کی حقیقی ترقی کا ترجمان'' کے عنوان سے تبصرہ شامل ہے۔ابن صفی اور ان کے بیٹے احمد صفی کی دہلی آمد پر تصاویر اور چار جاسوسی ادبی ناولوں کے سرورق کے عکس کتاب کی اہمیت وافادیت میں اضافے کا موجب ہیں۔

''ابن صفی ......مشن اور ادبی کارنامہ'' محمد عارف اقبال کی مرتبہ کاوش ہے جس میں پاکستان اور بھارت کے نامور ادباء، شعراء، نقادوں اور محققین کے مضامین شامل ہیں۔ اِن نگارشات کی مختلف عنوانات کے تحت ابواب بندی کی گئی ہے جس میں ابن صفی کی سوانح عمری اور ادبی خدمات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ناول ہو یا افسانہ، انشائیہ ہو یا مضمون، پیروڈی، ہو یا مزاح نگاری، شاعری ہو یا نثر، زیر بحث تالیف ان نگارشات کا انمول خزانہ ہے۔ جو نہ صرف شائقین ادب کے لیے دلچسپی کا باعث ہے بلکہ اُردو ادب میں بھی ایک قابلِ قدر اضافہ ثابت ہوگی۔

حواشی:

۱۔ محمد عارف اقبال (مولف ومرتب)،ابن صفی ...... مشن اور ادبی کارنامہ،(زیر اہتمام اُردو بک ریویو، جون۲۰۱۳ء)،ص:۱۵

۲۔ ایضاً،ص:۷۳۹

۳۔ ایضاً،ص:۷۴۰

مآخذ:

۱۔ محمد عارف اقبال (مولف ومرتب)،ابن صفی ...... مشن اور ادبی کارنامہ،زیر اہتمام اُردو بک ریویو، جون۲۰۱۳ء۔